اِتحاد بین المسلمین

وقت کی اہم ضرورت

از

مجاہد ملت مولانا محمد عبدالستار خان نیازی
وائس پریزیڈنٹ ورلڈ اسلامک مشن
(الدعوۃ الاسلامیہ العالمیہ)

مکتبہ رضو[illegible] [illegible]ہور ۲۵

10

the Need of the time

Dear Sir

نام کتاب...... اتحاد بین المسلمین وقت کی اہم ضرورت
مصنف...... مولانا محمد عبدالستار خان نیازی

قیمت...... دس روپے
ناشر...... مکتبہ رضویہ ۲۴ر ۲ ساہیوال کالونی ملتان روڈ لاہور نمبر ۲۵

اتحاد بین المسلمین آج ہی کا نہیں گذشتہ کئی صدیوں کا اہم مسئلہ ہے۔ اس مسئلے پر درد دل رکھنے والے حضرات پہلے بھی بہت کچھ کہتے اور لکھتے رہے ہیں اور آج بھی اس کا سلسلہ جاری ہے لیکن جس قدر اس میں پیش رفت ہوئی ہے اور مسلمان اعتصام بحبل اللہ میں اپنی زندگی کے آثار و علائم کی تلاش میں بڑھنے لگتے ہیں اسی قدر اسلام دشمن طاقتیں شازشوں اور ریشہ دوانیوں سے ان کو پیچھے دھکیل دیتی ہیں کیونکہ وہ اپنی زندگی اسی میں پاتی ہیں۔ اسی سلسلہ میں مولانا محمد عبدالستار خان نیازی نے ایک مضمون لکھا جس میں اس نیک مقصد کے حصول کے لئے چار نکاتی اتحادی فارمولا بھی پیش فرمایا تھا۔ یہ طریق مضمون نوائے وقت میں شائع ہوا تھا اور اس پر تحسین و تنقید ہر دو پہلو سے اظہار خیال بھی کیا گیا تھا۔ زیر نظر کتابچہ دراصل اسی مضمون پر مشتمل ہے۔ اس میں ابتدائیہ کے عنوان سے مولانا نے ایک مختصر فکر انگیز مضمون بھی لکھا ہے اور ناظم مکتبہ نے عرض ناشر کے عنوان سے اس موضوع پر دلائل کے ساتھ بحث کی ہے اللہ کرے اہل دل کی اس خواہش کی تکمیل ہو اور مسلمان اتحاد و یک جہتی کے وہی مناظر پھر پیش کریں جو اسلام کو مطلوب ہیں۔

یہ کتابچہ ۱۳۶ صفحات پر مشتمل ہے۔ کتابت و طباعت عمدہ اور کاغذ اچھا لگایا گیا ہے۔

تبصرہ نگار سلیم تابانی

قرآن كريم

ملحق ديني يصدر مع الاتحاد كل يوم جمعة

■ الصفحة الرابعة ● الهدى ●الجمعة ٢٦ رجب ١٤٠٤ هـ

تلقى «الهدى» عدة رسائل من الاخوة القراء تتحدث عن وجود طائفة جديدة من الطوائف الخارجة عن الاسلام تسمى طائفة «البريلوية» وان هذه الطائفة بدأت تمارس نشاطها في البلاد عن طريق بعض الافراد من غير العرب .. الذين يعملون في المساجد.

وقد افتى علماء المسلمين بانحراف هذه الطائفه عن العقيدة الاسلامية، لان معتقداتهم تخالف الشريعة الاسلامية الغراء. وتدور هذه المعتقدات الخاطئة حول شخصية الرسول ﷺ.

وهذه الطائفة هى واحدة من الطوائف المتعددة الخارجة عن الدين الاسلامي، ومنبعها الهند. وقد سميت بالبريلوية او البريلبين نسبة الى مؤسس هذه الطائفة البريلوى احمد رضا، الذى ولد فى الهند ومات في عام ١٩٢١ عن عمر يناهز ستة وخمسين عاما في وقت كانت الهند ترزح فيه تحت نير الاستعمار البريطاني الذى تعود ان ينشىء مثل هذه الطوائف الخارجة عن الدين الاسلامي، لتكون كالسوس يفت في عضد الامة الاسلامية. وهو يمد لها يد العون، ويقدم لها التسهيلات في سبيل نشر عقيدتها.

البريلوية

طائفة خارجة عن الدين واتباعها يعملون في مساجد الدولة!

ابوظبی کے مشہور اخبار الھدیٰ کا ایک صفحہ

البریلویۃ طائفۃ خارجۃ عن الدین

واتباعھا یعملون فی مساجد الدولۃ

جس کا اُردو ترجمہ پیشِ خدمت ہے،

الہدیٰ کو قارئین کی جانب سے متعدد خطوط موصول ہوئے ہیں جن میں خارج از اسلام گروہوں میں سے ایک نئے گروہ کا ذکر کیا گیا ہے جس کا نام بریلوی ہے۔ اور یہ گروہ غیر عرب افراد کے ذریعہ جو یہاں مسجدوں میں کام کرتے ہیں اپنی اشاعت کر رہا ہے۔ مسلم علماء نے یہ فتویٰ دیا ہے کہ یہ گروہ اسلامی عقائد سے منحرف ہے کیونکہ ان کے عقائد شریعت اسلامی کے خلاف ہیں۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت کے متعلق غلط عقیدہ رکھتے ہیں۔ یہ گروہ ان متعدد گروہوں میں سے ایک ہے جو دین اسلام سے خارج ہیں۔ اس کا مرکز ہندوستان میں ہے اس گروہ کا نام بریلوی یا بیسین ہے۔ جو کہ اس گروہ کی بنیاد رکھنے والے شخص احمد رضا بریلوی کے رہنے والے کی نسبت سے ہے۔ جو کہ ہندوستان میں پیدا ہوا اور ۱۹۲۱ میں ۵۶ سال کی عمر میں انتقال کیا جبکہ ہندوستان برطانیہ کا ماتحت تھا جو چاہتا ہے کہ دین اسلام سے خارج گروہوں کو پھیلایا جائے امت مسلمہ میں رخنہ ڈالا جائے اور برطانیہ ان کی نشر و اشاعت میں مدد کرتا ہے

الھدیٰ الصفحۃ الرابعۃ

الجمعہ ۲۶ رجب ۱۴۰۴ھ

۲۷ اپریل ۱۹۸۴ء

رابطة العالم الإسلامي

شهرية اسلامية ثقافية جامعة

تصدر عن إدارة الصحافة والنشر برابطة العالم الإسلامي - مكة المكرمة

السنة الثالثة والعشرون ● العددان الخامس والسادس ● جمادى الأولى والآخرة ١٤٠٥ هـ ● فبراير ، مارس ١٩٨٥ م

مدير إدارة الصحافة والنشر

عبد الله أحمد الداري

هاتف : ٥٣٦٤٩٣٢ - مكة المكرمة

●

سكرتير التحرير

عبدالباسط عزالدين

كلمة الشهر

البريلوية بعد القاديانية

ملة الكفر واحدة .. وإن اختلفت أساليبها .. وتباينت أشكالها .. وتنوعت اتجاهاتها ..

ومنذ سنوات صدر قرار الحكومة الباكستانية باعتبار القاديانية طائفة خارجة عن الاسلام .. وهي الملة التي كفرت بفريضة الجهاد .. واعتبرت مرزا غلام أحمد خاتم الأنبياء والرسل .. زورا وبهتانا .. باطلا ..

ونحن اليوم في حاجة إلى قرار آخر .. في مستوى قرار القاديانية الكافرة .. قرار بدين « البريلوية » ويعتبرها ملة خارجة على الدين الاسلامي ..

ولئن كانت القاديانية نشأت في ظل الاستعمار البريطاني لشبه القارة الهندية وتبنت أفكاره المعادية للاسلام .. ومحاولاته لهدم الجهاد وإسقاطه كفريضة اسلامية .. فإن البريلوية هي الأخرى نشأت في ظل الاستعمار البريطاني نفسه .. وانطلقت في شبه القارة الهندية نفسها .. فهذه شقيقة تلك .. أهدافهما واحدة .. هي محاولة الكيد للاسلام والتطاول على معتقداته .. وتضليل السذج من الناس ..

إن طائفة « البريلوية » الضالة المضللة أنشأها البريلوي « عبد المصطفى » ما بين عامي ١٢٧٢ هـ و ١٣٤٠ هـ وينتسب إلى مدينة بريلي إحدى مدن ولاية برديش بالهند .. تتلمذ على يد المدعو « مرزا قادر بك » وهذا شقيق « المرزا غلام أحمد » مخترع القاديانية ..

« يقول الأستاذ احسان الهي ظهير في كتابه عن هذه الطائفة .. إن نشاطها ازداد في الآونة الأخيرة وإنها أحدث تتعاون مع مثيلاتها من المذاهب المنحرفة كالقاديانية والبابية والبهائية والباطنية لنشر الأباطيل والأكاذيب وتشويه صورة الاسلام النقية الصافية بترويج القصص والأساطير والخرافات والترهات ، وإنزال الندور والقرابين منزلة الصلاة والزكاة وبديل الصوم والحج مما يضلل به العامة ثم الكيد والمؤامرات ضد اتباع الكتاب والسنة ، والدعاة إلى وحدانية الرب وإلى عقيدة التوحيد الخالص في ألوهيته وربوبيته .. »

ويستطرد الأستاذ ظهير ..

« وأكثر من ذلك إصدار فتاويهم بتكفير كل من لا يؤمن خرافاتهم وخزعبلاتهم وكل من يعاصيهم في إرائهم المبنية على الوهم والخيال وعقائدهم المستفادة من الوثنيين والمشركين ومن الهندوسية وتعاليمهم التي تدعو الأمة إلى الجهل وعدم التعقل والتفكر وهجومهم على أسلاف هذه الأمة وأعيانهم الذين لهم شرف كبير في نشر علوم القرآن والسنة والدفاع عنها ، والرد على تحريفات المحرفين وتأويلات المتأولين .. »

ومخترع هذه المعتقدات الفاسدة ما هي إلا بقايا أفكار انحرفت وتسترت تحت شعارات مزيفة .. مضللة ونشأت في أحضان الاستعمار البريطاني .. الصليبي الحاقد .. والذي يسعى لبث سمومه وترويج أباطيله وإغراق بعض المجتمعات الاسلامية بالخرافات والخزعبلات والانحرافات الفكرية والعقائدية ..

هؤلاء المفسدون في الأرض .. الغارقون في بحر الظلمات .. ظلمات الجهل والضلال والشرك والكفر .. يجب التحذير منهم .. وتنبيه المسلمين إلى خطرهم على العقيدة الصحيحة .. وإصدار فتوى شرعية بتكفيرهم وضلالهم ..

وكما جاء قرار القاديانية قويا قاطعا حاسما حازما كذلك فإننا نتطلع أن قرار البريلوية باعتبارها طائفة خارجة على الاسلام .. وعقيدة فاسدة [illegible] مضللة .. ويعامل أتباعها ومعتنقوها كما يعامل أتباع الطائفة القاديانية وغيرهم من الطوائف الخارجة على الدين الاسلامي .. لكن للاسلام [illegible] كما أراد الله تعالى له دائما حينما قال في كتابه العزيز وهو أصدق القائلين

« إنا نحن نزلنا الذكر وإنا له لحافظون »

سعودی عرب سے شائع ہونے والے ماہنامہ "رابطۃ العالم الاسلامی" مکہ مکرمہ جمادی الاولیٰ و الآخرہ ۱۴۰۵ھ / مارچ ۱۹۸۵ء کا ادارتی نوٹ

قادیانیوں کے بعد بریلویوں کی باری

کافر ایک ہی ملت ہیں اگرچہ اُن کے طریقے مختلف، اُن کی شکلیں جُدا جُدا اور قسمیں علیحدہ ہیں۔ کئی سال پہلے حکومتِ پاکستان نے قادیانی جماعت کو اسلام سے خارج قرار دیا تھا ــــ یہ وُہ ملت ہے جس نے جہاد کی فرضیت کا انکار کیا ــــ اور مرزا غلام احمد کو جھوٹ، بہتان اور ناجائز طور پر رسُول جانا، اور آج ضرورت ہے کہ ایک دُوسری جماعت بریلوی کو قادیانیوں کی طرح کافر اور دینِ اسلام سے خارج قرار دیا جائے ــــ قادیانی، حکومتِ برطانیہ کے زیرِ سایہ پیدا ہُوئے اور انہوں نے ایسے افکار و عقائد اپنائے جو اسلام کے خلاف تھے، جیسے جہاد کی فرضیت کا انکار ــــ بریلوی انگریز حکومت کی دُوسری پیداوار ہیں، وُہ بھی ہندوستان میں اُسی طریقہ پر چلے۔ یہ بھی ان کے بھائی ہیں۔ ان کا ہدف بھی ایک ہے وُہ اسلام میں مکر اور حیلے کرنے والے اور اپنے عقائد کے مطابق تاویلیں کرنے والے اور سیدھے سادے لوگوں کو گُمراہ کرنے والے۔ بے شک بریلوی جماعت گُمراہ اور گمراہ گر۔ یہ جماعت ۱۲۷۲ھ تا ۱۳۴۰ھ بریلوی "عبد المصطفےٰ" نے قائم کی اور بریلوی کی نسبت ہندوستان کے صوبہ اترپردیش کے ایک شہر بریلی کی طرف ہے۔ وُہ مرزا غلام احمد قادیانی کے بھائی مرزا قادر بیگ کے شاگرد ہیں۔

اُستاد احسان الٰہی ظہیر اپنی کتاب (البریلویۃ) میں اِس جماعت کے بارے میں لکھتے ہیں:-

"اِس گروہ کی قوت دورِ آخر میں بڑھ گئی ہے اور انہوں نے مذاہب باطلہ جیسے قادیانی، بابیہ، بہائیہ، باطنیہ کے ساتھ تعاون شروع کر رکھا ہے تاکہ باطل اور جھوٹ کو پھیلائیں اور اِسلام کی شکل کو مسخ کریں، قصّہ کہانی خرافات اور اَوہام کی ترویج کریں۔ نذر و نیاز وغیرہ کو بمنزلہ نماز، زکوٰۃ، روزہ اور حج کے بنائیں تاکہ عام لوگ گمراہ ہو جائیں۔ پھر ان کا مکر اور ان کی کانفرنسیں قرآن وسُنّت کی پیروی اور رب کی وحدانیت، توحیدِ خالص، اُلوہیت و ربُوبیت کی طرف بُلانے والوں کے خلاف ہیں۔"

اُستاد ظہیر لکھتے ہیں:-

"اور اس سے بڑھ کر ان کی تاویلات کا محور ہر اُس شخص کی تکفیر کرنا جو ان کی خرافات اور بیہودگیوں کو نہ مانے وُہ ان کی رائے، وہم اور خیال میں نافرمان ہے۔ انہوں نے اپنے عقائد ہندوستان کے بُت پرست اور مشرکین سے لیئے ہیں، اور ان کی تعلیم جس کی طرف اُمّت کو وُہ دعوت دیتے ہیں وُہ جہالت، کم عقلی اور فکر سے محرُومی، اور اِس اُمّت کے اسلاف کو کوسنے پر مبنی ہے حالاں کہ علومِ قرآن وحدیث کے پھیلانے والے ایسے بزرگ ــــ جنہوں نے محرّفین کی تحریفات، غلط تاویلیں کرنے والوں کی تاویلات اور عقائدِ فاسدہ کے گھڑنے والوں کا دفاع کیا ــــ کے لیئے شرفِ کبیر ہے۔"

یہ فاسد عقائد ــــ برطانیہ کی عیسائی حکومت کے زیرِ سایہ فرنگی اِستعمار کی آغوش میں پروان چڑھنے والے افکارِ منحرفہ، مضلّہ کی یادگار ہیں ــــ ملتِ اِسلامیہ میں ان خرافات منحرفہ کفریہ کا زہر پھیلانے والے ــــ زمین میں فساد کرنے والے ــــ اور جہالت، ضلالت، گمراہی اور شرک و کفر کے گھٹا ٹوپ اندھیروں میں ڈوبنے والے یہی لوگ ہیں ــــ ان سے بچنا واجب ہے، مُسلمانوں کو ان کے شر سے خبردار کرنا اور صحیح عقیدہ کا بتانا اور ان کے کفر و گمراہی پر شرعی فتویٰ جاری کرنا ضروری ہے جیسا کہ قادیانیوں پر قطعی حکم جاری کیا گیا ــــ اسی طرح ہم اُمید کرتے ہیں کہ بریلوی بحیثیت جماعت کے اِسلام سے خارج ــــ اور ایک جماعتِ ضالہ، مضلّہ کافرہ قرار دیئے جائیں ــــ ان کے ماننے والوں کے ساتھ وُہ ہی سلوک کیا جائے جو قادیانیوں کے ساتھ کیا گیا ہے اور اس جماعت کو دینِ اسلام سے خارج کیا جائے تاکہ یہ اسلام میں گمراہی نہ پھیلائیں اور اسلام مجلّیٰ اور پاک صاف رہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اِسلام کے لیئے ارادہ فرمایا ہے، اور اپنی کتاب میں بیان فرمایا ہے:-

"ہم نے ذِکر نازل فرمایا اور ہم ہی اس کے مُحافظ ہیں۔"

اندرونِ ملک تعلیمی اداروں میں جاہلانہ تعصّب

اندرونِ ملک تعلیمی اداروں میں داخلہ، اساتذہ کی تقرری، ترقی اور درجہ بندی میں جس جاہلانہ تعصّب اور معاندانہ ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کیا جارہا ہے، اس کی بابت آئے دن شکایات اخبارات میں چھپ رہی ہیں۔ خاص طور پر اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد کے سٹاف اور انتظامیہ میں ان ہی اساتذہ اور دانشوروں

روزنامہ جنگ" لاہور (۳۱ جولائی ۱۹۸۴ء) نے اپنے ادارتی نوٹ میں "اسلامی یونیورسٹی کے معاملات کی تحقیقات" کے عنوان سے اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد میں پائی جانے والی عصبیت جس نے خوشگوار تعلیمی ماحول کو متاثر کیا ہے، کی جانب توجہ دلائی ہے۔

"اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد میں ـــــ یونیورسٹی کے مختلف شعبوں سے گذشتہ سال کچھ ملازمین کو نکال کر ان کی جگہ نیا عملہ بھرتی کرلیا گیا تھا، یونیورسٹی کے اس اقدام کے خلاف ـــــ یہ شکایت بھی سُننے میں آئی کہ جن ملازمین کو برطرف کرنے کے بعد نیا عملہ بھرتی کیا گیا ہے، وہ تعلیمی قابلیت اور تجربے میں برطرف کیے جانے والے ملازمین سے کہیں کم تر ہے۔

اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد کے ـــــ بعض ایسے مقتدر اہلِ علم جو اس یونیورسٹی سے وابستہ تھے، ـــــ انہیں ان کے مذہبی خیالات اور نقطہ نظر سے اختلاف کی بنا پر ملازمتوں سے برطرف کیا گیا ـــــ یہ بات کسی طور خوش آئند نہیں کہ دارالحکومت کے ایک مقتدر تعلیمی ادارے کے حالات اس قدر دِگرگوں ہوں کہ عملے کو انتظامیہ کے بعض ارکان محض اپنے مذہبی مکتبِ فکر سے اختلاف کی وجہ سے ملازمت سے ہی نکال دیں، یہ (ایک) ایسی عصبیت ہے جس کا تعلیمی اداروں میں وجودِ نامسعود برداشت نہیں کیا جانا چاہیے۔"

کو تعینات کیا جا رہا ہے جو محمد بن عبدالوہاب نجدی کے پیروکار ہیں یا اُن کے پاکستانی گماشتوں کے آلۂ کار ہیں، بلکہ جو لوگ نجدیہ وہابیہ، مودودیہ اور دیوبندیہ عقائد و نظریات سے سرِ مو انحراف کرتے ہیں، اُنہیں بیک بینی و دو گوش جامعہ مذکور سے نکال دیا جاتا ہے۔ حال ہی میں مندرجہ ذیل پروفیسروں کو محض اسی تقصیر پر برخواست کر دیا گیا ہے کہ وہ اپنے عقیدہ و مسلک کو بکاؤ مال نہیں سمجھتے۔ حکومتِ سعودیہ کی امداد اگر نجدیہ عقائد کی ترویج و اشاعت کے ساتھ مشروط ہے تو اسے "عطائے تو بلقائے تو" کے مصداق مسترد کر دینا چاہیے۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان کسی خارجی حکومت کی رائے یا مشورہ کا پابند نہیں ہو سکتا۔

۱۔ مولانا عبدالوہاب صاحب ایم۔ اے عربی گولڈ میڈلسٹ

۲۔ پروفیسر حافظ محمد ارشد صاحب

۳۔ پروفیسر نور محمد صاحب میمن (انہیں یہ کہہ کر خارج کیا گیا ہے کہ تمہارا نام مشتہر کا نہ ہے)

۴۔ حافظ محمد سلیم ہمدانی

۵۔ محمد شریف سیالوی سینئر ریسرچ افسر

۶۔ سید ذاکر حسین شاہ صاحب ریسرچ افسر

۷۔ پروفیسر آغا حسین ہمدانی

علاوہ ازیں ڈاکٹر صغیر حسین صاحب معصومی جیسے عالمی شہرت یافتہ اور عالمِ علومِ اسلامیہ کے ماہر کو بھی کلیہ اصول الدین، دعوہ کی سیادت سے الگ کر دیا گیا ہے ——— یونیورسٹی میں عام طور پر تقرری اب اس طرح کی جاتی ہے کہ اپنی خاص برانڈ کا آدمی تلاش کر کے اُسے ایڈہاک یا کنٹریکٹ پر رکھا جاتا ہے، بعد میں پوسٹ کو مشتہر کر کے اس کو منتخب کر لیا جاتا ہے۔[۱]

جب سے نئی انتظامیہ برسرِ اقتدار آئی ہے، سیاسی اور جماعتی اختلاف پر اساتذہ کی برطرفیوں کا یہ افسوسناک سلسلہ شروع ہے۔

---

[۱] اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد کے متعلق چالیس نکاتی میمورنڈم، شائع کردہ پاکستان حنفی سرکل، اسلام آباد، ص ۴

کو دُور کرنا چاہیئے تھا، اور اَب بھی خالی خولی بے رُوح وعظ و تلقین اور لیپا پوتی کو چھوڑ کر سنگین حقائق کا سامنا کرنا ہوگا۔ اختلاف و افتراق کی نشان دہی کے بعد علاج نہ سوچنا، نہ صرف ابلہ فریبی ہے بلکہ راہِ فرار اختیار کرنے کے مترادف ہے۔

کنزُ الایمان پر پابندی

مارچ ۱۹۸۲ء میں حکومتِ کویت، عرب امارات اور سعُودیہ کی جانب سے کنز الایمان اور خزائن العرفان کی ضبطی اور تلفی کے احکامات جاری کیے گئے تو اُس وقت اِنصاف کا تقاضا تھا کہ مسلمانوں میں اتحاد، اعتماد، اخوّت اور تعاون کے لیئے اِن متعصّب حکومتوں کو یک طرفہ ضبطی اور تلفی کے احکامات واپس لینے پر مجبور کیا جاتا۔ احقاقِ حق اور ابطالِ باطل کے لیئے فریقین کو مذاکرہ کی دعوت دی جاتی۔ مگر ایسا نہیں ہوا بلکہ بعض عقربی ذہنیّت رکھنے والے متعصّبین نے اندرُونِ پاکستان بھی اِس قسم کی پابندی کا مطالبہ کیا۔ یہ لوگ جو آج دعوتِ اتّحاد دینے کے لیئے پیش پیش ہیں، چُپ سادھے بیٹھے رہے۔ مَیں نے اُس وقت سفرائے عرب امارات، کویت اور حکومتِ سعودیہ عربیّہ کے نام ایک مفصّل خط ارسال کیا جس میں اتّحادِ ملّت کی خاطر کسی معقول و باوقار تصفیہ کی جانب راہ نمائی کی گئی تھی۔ چونکہ ہم آج ہمیشہ ہمیشہ کے لیئے اختلاف، افتراق، انشقاق اور اِن سے پیدا شدہ عناد و عداوت اور مخاصمت اور مجادلت کو ختم کرنا چاہتے ہیں، اِس لیئے اِس خط کا تذکرہ مسئلہ کے حل میں ممدّ و معاون سمجھتے ہُوئے ضروری معلوم ہوتا ہے۔ فھو ھذا:۔

"۲۲۔ اونکار روڈ، اِسلام پُورہ، لاہور

۲۷۔ مارچ ۱۹۸۲ء

مجّبی! السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

مورخہ ۷۔ مارچ ۱۹۸۲ء کے اخبارات میں آپ کے وزیرِ انصاف، اوقاف اور امورِ مذہبیہ (حکومتِ کویت) کی جانب سے اعلان ہوا ہے کہ رابطہ عالمِ اسلامی کے

جب تک کسی ایک ترجمہ پر اجماعِ اُمّت نہیں ہو جاتا کوئی شخص، جماعت، ادارہ یا فرقہ، گروہ یا حکومت اپنی مرضی کا ترجمہ دُوسروں پر مسلّط نہیں کر سکتی۔ آپ نے اپنی مرضی اور عقیدۂ ذاتی کو مسلّط کر کے نہایت غیر دانش مندانہ اقدام کیا ہے۔

مجھے اُمّید کامل ہے کہ آپ اِس تجویز کی اہمیّت و افادیّت کو محسوس کرتے ہُوئے اپنے سابقہ یک طرفہ فیصلہ کو منسُوخ کر دیں گے اور اجماعِ اُمّت کے لیئے فوری طور پر عالمی مؤتمر کا اہتمام کریں گے، اِس تعمیری تجویز سے آپ کو اِتفاق نہیں تو اپنا یہ فیصلہ صرف اپنے فرقہ نجدیّہ وہابیّہ تک محدُود رکھیں تعصّب اور ہٹ دھرمی پر اصرار نہ کریں۔ اگر خواہ مخواہ اپنی ضد پر قائم ہیں تو ہمارے علماء کے ساتھ میدانِ مناظرہ میں آکر قطعی فیصلہ کر لیں۔"

علیٰ ہٰذا القیاس ایک مفصّل مکتوب میں صاحبِ صدر جنرل محمد ضیاء الحق صاحب چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کو بھی عرب امارات، کویت اور سعودی عرب کے اِس فرقہ وارانہ متعصّبانہ اور تنگ دلانہ اقدام سے باز رکھنے کے لیئے کہا اور تقابلی مطالعہ کے لیئے قرآن پاک کی چوبیس آیات کے مختلف تراجم پیش کیئے جن میں امام احمد رضا خاں صاحب بریلوی کے ترجمے کی اہمیّت اور فضیلت ثابت کی۔ صدرِ پاکستان کے نام مُرسلہ خط مورخہ ۲۱۔ مارچ ۱۹۸۲ء کا مکمل متن اور متعلقہ خط و کتابت درج ذیل ہے:۔ [1]

خط بنام جنرل محمّد ضیاء الحق صدرِ پاکستان

محبّی السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،۔

کئی مسائل کے بارے آپ کی خدمت میں کچھ لکھنا چاہتا تھا مگر سرِدست صرف ایک اہم معاملہ کی جانب آپ کی توجہ مبذُول کرانا چاہتا ہوں۔ اُمّید ہے آپ کامل

---

[1] عام استفادہ کے لیئے قرآن مجید کے مختلف تراجم کا تقابلی مطالعہ، مرکزی مجلسِ رضا، لاہور نے ۱۹۸۳ء میں "کنز الایمان کے خلاف سازش اور اُس کا مثبت جواب" از مولانا محمّد عبدالستّار خان نیازی، کے نام سے شائع کیا۔ ناشر

یکسوئی کے ساتھ اِن معروضات کا مطالعہ کریں گے اور پاکستان کے سوادِ اعظم اہلسنّت وجماعت کے عقائد و نظریات سے کما حقہٗ آگاہی حاصل کریں گے۔ مورخہ ے مارچ کے اخبارات سے معلوم ہوا ہے کہ حکومتِ عرب امارات کے وزیرِ انصاف، اوقاف و امورِ مذہبیہ نے رابطۂ عالمِ اسلامی کے سیکرٹری جنرل جناب محمد علی الحرکان کی تائید و حمایت سے اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امامِ اہلسنّت مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمۂ قرآن (کنز الایمان) اور صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ (داعیِ بنارس سُنّی کانفرنس منعقدہ ۲۷-۲۸-۲۹-۳۰ اپریل ۱۹۴۶ء برائے پاکستان) کے تفسیری حاشیہ (خزائن العرفان) کی ضبطی اور تلفی کے احکام جاری کئے ہیں جس سے پوری دُنیائے اہلسنّت کے دینی جذبات مجروح ہوتے ہیں۔

جمعیّت علمائے پاکستان کی مجلسِ شوریٰ اور مرکزی مجلسِ عاملہ کے مشترکہ اجلاس منعقدہ ۱۴-۱۵ مارچ ۱۹۸۲ء کی قرارداد[1] منسلکہ ہذا ہیں تفصیلی کوائف درج ہیں۔

---

[1] قرارداد: جمعیّت علماء پاکستان کی مرکزی مجلسِ شوریٰ اور مرکزی مجلسِ عاملہ کا مشترکہ اجلاس اخبارات اور ریڈیو کی اس خبر پر انتہائی تشویش اور افسوس کا اظہار کرتا ہے جس میں تاج کمپنی لاہور کے چھپے ہوئے مترجم قرآنِ حکیم اور اس کے حاشیہ پر برِّ صغیر کے مشہور مفسّرِ قرآن، اہلسنّت وجماعت کے مسلّم مقتدا حضرت مولانا سیّد محمد نعیم الدین صاحب مرادآبادی رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیر پر عرب امارات میں داخلہ پر پابندی عائد کی گئی ہے۔ یہ عمل رابطۂ عالمِ اسلامی کے ایماء پر کیا گیا ہے۔ سوادِ اعظم اہلسنّت کی تنظیم کا یہ اجلاس اِس عمل کو فرقہ واریّت اور مذہبی تعصّب پر محمول کرتا ہے اور اس سازش میں پاکستان کے ایک مخصوص سیاسی اور نیم مذہبی گروہ کو شریک تصوّر کرتا ہے جو اپنے خود ساختہ اور مخصوص مذہبی عقائد کی بناء پر عرب ممالک سے امداد لیتا ہے اور اپنے عقیدے کی ترویج کرتا ہے۔ یہ اجلاس تنبیہ کرتا ہے کہ اس یکطرفہ فیصلہ کی بابت "رابطۂ عالمِ اسلامی" معاملات کی پوری تحقیق کرے۔

مذکورہ ترجمہ اور تفسیر کے حامی و پابند علماء کا نقطۂ نگاہ معلوم کرے۔ جانب داری اور مخصوص عقیدہ کی اشاعت و پاسداری کو اپنا مشن نہ بنائے، دگرنہ مسلمانوں کا اعتقاد اس تنظیم پر باقی نہ رہے گا۔ بصورتِ دیگر رابطہ کی ہٹ دھرمی، ضد اور انانیّت کی وجہ سے سوادِ اعظم اہلسنّت وجماعت ان اقدامات پر (باقی بر صفحہ آئندہ)

آپ سے درخواست ہے کہ اِس کا بنظرِ غائر مطالعہ فرما کر عالمِ اسلام کے اتحاد و

(حاشیہ بقیہ صفحہ گذشتہ) مجبور ہو جائیں گے جو دُوسرے عقائد رکھنے والے اقلیّتی گروہوں کے لئے مُفید نہ ہوگا۔

بنابریں یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ رابطہ عالمِ اسلامی اپنے اِس ناجائز اور غلط فیصلہ کو واپس کرے۔ اگر ایسا نہ ہُوا تو برِّصغیر پاک و ہند کے سوادِ اعظم اہلسنّت وجماعت کے مذہبی عقیدے کو مجروح کرنے کے مُترادف ہوگا۔ اس کا شدید ردِّ عمل ہوگا جس کی ذمّہ داری رابطہ اور اُن اقلیّتی سازشی فرقوں پر ہوگی جو اس مذمُوم حرکت کے ذِمّہ دار ہیں۔

علاوہ ازیں اہلسُنّت کے عقیدہ و مسلک سے انحراف، اعتزال و خروج کرنے والے لوگوں کے تراجم اور تفاسیر کو مستثنےٰ قرار دینے کا مطلب یہ ہے کہ وُہ سب اس متعصّبانہ پابندی کی تائید کرتے ہیں کیونکہ اس کے خلاف نہ تو اُنہوں نے ناراضگی کا اظہار کیا ہے اور نہ ہی رابطہ سے کسی قسم کا احتجاج کیا ہے۔

رابطہ کا فیصلہ اِس لئے ناواجب ہے کہ یہ ایک محدُود پیمانے کی تنظیم ہے۔ اسے سارے عالمِ اسلام کی نمائندگی کا حق نہیں دیا گیا اور نہ ہی رابطہ عالمِ اسلامی کے اغراض و مقاصد کو اجماعِ اُمّت کی حیثیت حاصل ہے۔

"اہلِ سُنّت وجماعت کا یہ ترجمہ وتفسیر سلف صالحین، تابعین، تبع تابعین، صحابہ کرام، خلفائے راشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے عقائد کے عین مطابق ہے۔ اِس لئے اِس پر پابندی اور تراجم و تفاسیر پر مشتمل قرآنِ پاک کے نُسخوں کا اتلاف مداخلت فی الدّین ہے اور اپنے مخصُوص ذہن اور نظریہ کو اہلِ پاکستان پر مسلّط کرنا ہے۔ اندریں صُورت یہ اجلاس رابطہ عالمِ اسلامی کو انتباہ کرتا ہے کہ وُہ "رابطہ و اتحاد" کے مقدّس نام پر ملّتِ اسلامیہ میں تشتّت و افتراق نہ پھیلائے اور عالمِ اسلام کی ۸۵ فی صد اکثریّت کی دِل آزاری سے باز آجائے۔

سوادِ اعظم اہلسنّت وجماعت کا یہ نمائندہ اجلاس حکومتِ پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وُہ پاکستانی مُسلمانوں کی عظیم اکثریّت کے جذبات کی ترجمانی کرتے ہُوئے عرب امارات اور رابطہ عالمِ اسلامی کے اس ناپاک متعصّبانہ، جاہلانہ اور ناعاقبت اندیشانہ اقدام کی پُرزور مذمّت کرے اور اسے اپنا یکطرفہ فیصلہ منسُوخ کرنے پر مجبُور کر دے۔"

اِستحکام اَور آزادیِ فکر و نظر کی حفاظت کے لِئے عرب امارات کو اِس فرقہ وارانہ متعصّبانہ اَور تنگ دِلانہ اقدام سے باز رکھیں۔

ہماری خواہش ہے کہ کتابِ الٰہی قرآنِ حکیم کا ایک متّفق علیہ معیاری ترجمہ پیش کیا جائے۔ (جس طرح رُوئے زمین پر بائبل (عہد نامہ قدیم و جدید) کا صرف ایک ہی ترجمہ موجود ہے) جس پر پوری اُمّتِ مسلمہ کا اجماع ہو۔ اِس مہتم بالشّان کام کے لِئے جُملہ اسلامی مکاتبِ فکر کے سرکردہ و نمائندہ علماء و مفسّرین کی ایک عالمی کونفرنس منعقد کی جائے۔ اِس کانفرنس میں علمی و تحقیقی انداز سے واحد اَور معیاری ترجمہ مرتّب کر کے ساری دُنیا میں اِس کی اشاعت کا بندوبست کیا جائے۔ جب تک کسی ایک ترجمہ پر اجماعِ اُمّت نہیں ہو جاتا، کوئی شخص، ادارہ، فرقہ، گروہ یا حکومت اپنی مرضی اَور پسند کا ترجمہ مسلّط نہیں کر سکتی۔

اعلیٰحضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ترجمہ اَور صدرُ الافاضل مولانا سیّد محمّد نعیم الدّین مُرادآبادی کا تفسیری حاشیہ سلف صالحین کی تفاسیر کے عین مُطابق ہے کسی جگہ تفسیر بالرّائے سے کام نہیں لیا گیا۔

اپنے اِس دعوے کے ثبُوت میں مروّجہ تراجم کے تقابلی مطالعہ کی جانب آپ کی توجّہ مبذُول کرتا ہُوں۔ (یہاں پر ۴۲ آیاتِ قرآنی کا تقابلی ترجمہ پیش کیا گیا ہے چونکہ یہ "کنزالایمان کے خلاف سازش اَور اُس کا مثبت جواب" نامی تالیف میں شائع ہو چکا ہے، اِس لِئے قارئین کرام کی توجّہ اُدھر مبذول کرائی جاتی ہے)

آپ کی عدیم الفرصتی کے پیشِ نظر چوبیس ۲۴ آیات کے تراجم پر اکتفا کرتا ہُوں۔ آپ خود اندازہ لگا سکیں گے کہ مولانا محمود حسن، مولانا اشرف علی تھانوی اَور مولانا ابوالاعلیٰ مودُودی کے مقابلہ میں اعلیٰحضرت اِمامِ اہلسُنّت شاہ احمد رضا خان بریلوی علیہ الرحمۃ کا ترجمہ زیادہ فصیح، بامحاورہ اَور عصمت و عظمتِ رسالت کا حامل ہے۔

دولتِ خداداد پاکستان کی زمامِ اقتدار اس وقت آپ کے ہاتھ میں ہے۔ ساری ملّتِ اسلامیہ پاکستانیہ آپ کی معرفت اپنے عقائد و نظریات کا تحفّظ چاہتی ہے اوّل تو آپ کو اس با وقار ترجمہ و حاشیہ (کنز الایمان و خزائن العرفان) کی کھُلم کھُلّا تائید و حمایت کرنی چاہیئے بصورتِ دیگر مُلک کی ۸۵ فی صد آبادی کے جذبات کی خاطر مخالفانہ اور معاندانہ اقدامات کو مسترد کر کے دُوسرے اسلامی ممالک کو دین کی اجارہ داری اور اہلسُنّت کی دِل آزاری سے روکنا چاہیئے۔ فقط والسّلام مع الاکرام

مخلص محمدّ عبد السّتّار خان نیازی

اِس خط کے جواب میں صدرِ مملکت جنرل محمدّ ضیاء الحق چیف مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر کی طرف سے ۱۲۔ اپریل ۱۹۸۲ء کو CMLA سیکرٹیریٹ راولپنڈی سے مندرجہ ذیل جواب موصول ہوا:۔

نقل خط

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

۵۷/۱۔سی/۱۳/سی ایم ایل۔اے سیکرٹیریٹ راولپنڈی

۱۲۔ اپریل ۱۹۸۲ء

مکرمی۔ السّلام علیکم

آپ کا خط مورخہ ۱۸۔ مارچ ۱۹۸۲ء ملا جس کے ہمراہ آپ نے بسلسلہ پابندی کنز الایمان آیاتِ قرآنی کا تقابلی موازنہ کیا ہے۔ آپ کا مفصّل خط میں نے وفاقی وزیر امورِ مذہبیہ کو بھیج دیا ہے تاکہ اِس بارے میں مناسب اقدامات کریں۔

نیز اُسے ہدایت کر دی گئی ہے کہ آپ سے اس معاملہ کی بابت رابطہ کریں۔

فقط والسّلام

آپ کا خیر اندیش:۔ عارف (لیفٹیننٹ جنرل کے ایم عارف)
برائے صدرِ مملکت، سی ایم ایل اے سیکرٹیریٹ راولپنڈی
جنرل محمدّ ضیاء الحق

بخدمت جناب
مولانا محمدّ عبد السّتّار خان نیازی
۲۲ لونکار روڈ
اسلام پورہ (کرشن نگر) لاہور

مَیں نے وفاقی وزیر نواب محمّد عبّاس خان عبّاسی کے جواب کا بہت دیر اِنتظار کیا اَور بالآخر ۱۵۔ اگست ۱۹۸۲ء کو اُن سے خود جاکر ملاقات کی۔

اُنھوں نے جواب میں تاخیر کی وجہ یہ بتائی کہ وُہ بیرُونِ مُلک دَورہ پر گئے ہُوئے تھے۔اِس لِئے مسئلہ ضبطیٔ کنزالایمان پر توجّہ مبذُول نہ کر سکے۔اَب اوّلین فرصت میں اِس پر توجّہ دیں گے۔اَور مجھے جوابِ باصواب سے آگاہ کریں گے۔

اِس کے بعد مرکزی مجلسِ شوُریٰ کو ان مطالبات پر قلندرانہ موقف اِختیار کرنے کے لِئے ایک وفد بہ سرکردگی ملک محمّد اکبر ساقی ناظمِ اعلیٰ ورلڈ اِسلامک مشن، لاہور، اِسلام آباد بھیجا گیا۔اِس وفد کے ارکان نے تمام سُنّی ارکانِ مجلسِ شوریٰ سے مُلاقات کی اَور مندرجہ ذیل مطبُوعہ یادداشت پیش کی۔جس کا عکس شامل ہٰذا ہے۔

لے افسوس ہے کہ وزیرِ موصُوف نے باوجُود اِس وعدہ کے آج تک کوئی اطلاع بہم نہیں پہنچائی۔

نیازی

معزز اراکینِ وفاقی کونسل

السلام علیکم ، جیسا کہ آپ حضرات کے علم میں ہوگا کہ سال رواں کی پہلی سہ ماہی میں متحدہ عرب امارات کی حکومت نے رابطہ عالمِ اسلامی کے سیکریٹری جنرل محمد علی الحرکان کی تحریک (جو بنیادی طور پر پاکستان کے اقلیتی سیاسی و مذہبی گروہ کے ایما پر تھی) پر کروڑوں سنی مسلمانوں کے مسلّم مقتدا و رہنما اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمہ "کنز الایمان" اور مجاہدِ تحریکِ پاکستان حضرت صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ کے تفسیری حاشیہ پر مشتمل قرآن پاک ضبط کرنے کے احکام جاری کئے بلکہ اس کے نسخوں کو تلف کرنے کا اعلان کیا گیا۔ اس اطلاع سے پورے عالمِ اسلام بالخصوص پاکستان کے کروڑوں اہلِ سنت میں زبردست ہیجان اور بے چینی پیدا ہوگئی ، مذہبی اور سیاسی پلیٹ فارم پر ملتِ اسلامیہ میں انتشار و افتراق کی اس سازش کی پُر زور مذمت کی گئی اور حکومت پاکستان سے مداخلت کی اپیلیں کی گئیں مگر کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا ! اب اسی فیصلے کی بنیاد پر پاکستان میں بھی بعض اقلیتی عناصر اس ترجمہ و تفسیر پر پابندی کا مطالبہ کر رہے ہیں ، اس سلسلے میں کئی جلسوں میں قراردادوں کے علاوہ اشتہار چھاپے گئے ، یہ صورتِ حال اسلامیانِ پاکستان کے لئے قطعی طور پر ناقابلِ برداشت ہے کیونکہ یہ ترجمہ و تفسیر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور بزرگانِ دین کے مسلّمہ عقائد کی ترجمانی کرتے ہیں جن پر پاکستان کی ۸۵ فی صد آبادی عمل پیرا ہے ، اس سلسلے میں حیرت اور ستم کی بات یہ ہے کہ عرب امارات میں جہاں اس ترجمہ و تفسیر پر پابندی عائد کی گئی ہے اردو زبان سمجھی ، لکھی اور پڑھی نہیں جاتی جو اس امر کا واضح ثبوت ہے کہ اس کے پیچھے پاکستان کے مخصوص عناصر کا ہاتھ ہے۔

اندریں حالات آپ سے گزارش ہے کہ اس سلسلے میں ہر سطح پر اپنا اثر و رسوخ استعمال کریں ، صدر پاکستان سے ملاقات اور وفاقی کونسل کے رواں اجلاس میں تحریکِ التوا یا حکومت کے ذریعے یہ اہم مسئلہ پیش کر کے حکومتِ پاکستان سے مطالبہ کریں کہ وہ مسلمانوں کی عظیم اکثریت کے جذبات کی ترجمانی کرتے ہوئے رابطہ عالمِ اسلامی اور متحدہ عرب امارات کو فیصلہ تبدیل کرنے پر مجبور کرے۔

منجانب :- ورلڈ اسلامک مشن ۔ جماعت اہلسنت راولپنڈی

(راولپنڈی ڈویژن)

مورخہ ۱۲ / اکتوبر ۸۲ء

حکومتِ سعودیہ کی وزارتِ حج واَوقاف نے "کنز الایمان" و "خزائن العرفان" پر پابندی لگاتے وقت جو حکم نامہ، اور متحدہ عرب امارات کی وزارتِ قانون اور اَوقاف نے ائمہ مساجد کے نام جو سرکلر جاری کیا تھا، اُن کا عکس مع اُردو ترجمہ پیش کیا جاتا ہے :۔

المملكة العربية السعودية
وزارة الحج والاوقاف
الوزير

بسم الله الرحمن الرحيم

تعميم

سعادة وكيل الوزارة لشئون المساجد
سعادة وكيل الوزارة لشئون الحج
سعادة وكيل الوزارة المساعد لشئون الاوقاف
سعادة مدير عام الاوقاف والمساجد بالمنطقة الشرقية بالنهاية
سعادة مدير الاوقاف والمساجد بالمدينة المنورة

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته وبعد ..

نشير الى خطاب سماحة الرئيس العام لادارات البحوث العلمية والافتاء والدعوة والارشاد رقم ٥/٣٦٠١ في ١٤٠٣/٥/٦ هـ الجوابي لكتابنا رقم ١٤٠٣/١٠٠٩ في ١٤٠٣/٢/٢٦ هـ حول ماورد نا من رئيس لجنة دونكاستر ورئيس الدعوة الاسلامية في اوربا وانجلترا من استنكار لما ورد في ترجمة معاني القرآن الكريم باللغة الاوردية بقلم محمد احمد رضا خان وتفسير الهامش بقلم محمد نعيم الدين مراد آبادي ـ لما اشتملت عليه الترجمة من شرك وبدع وضلالات .

وقد أفاد سماحته بأنه سبق أن ورد اليه نموذج المصحف المترجم المذكور من عدد من الجهات وبعد دراسته اتضح انه ملئ بالتحريفات والاكاذيب خصوصا وان المذكور ممن ينتسبون الى طائفة البريلويين التي تمتقد بتسميه محمد صلى الله عليه وسلم بالاول والاخر والظاهر والباطن وغير ذلك من الشرك والبدع والاراء الباطلة، كالاستعانة بالاموات من الانبياء والصالحين وطلب الحاجات منهم وتقديم الاطعمة عند قبورهم واقامة الموالد والاحتفالات والاعياد على قبورهم وسبهم لدعوة الشيخ محمد بن عبد الوهاب رحمه الله واعتقادهم ان الاحتفال بذكرى مبتعد وفاته تبدأ في اليوم الثالث ه كما ان من بدعهم المنكرة احتفالهم في اليوم الحادي عشر من كل شهر لايصال الثواب للشيخ عبد القادر الجيلاني رحمه الله .

وبناء على ماتقدم فانه يتعين مصادرة هذا المصحف المترجم .

لذا نروم التعميم على كافة منسوبيكم بمراعاة والتاكيد على الجهات المختصة بمراقبة المساجد وسحب ذلك المصحف ان وجد واحراقه واتلافه .. وبعد وسلم ..

وزير الحج والاوقاف

عبد الوهاب احمد عبد الواسع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

المملكة العربية السعودية
وزارة الحج والأوقاف
وزیر

حکمنامہ

جناب وکیل وزارت امور مساجد
جناب وکیل وزارت حج و اوقاف
جناب نائب مدیر امور مساجد و اوقاف ، علاقہ شرقیہ
جناب مدیر اوقاف و مساجد ۔ مدینہ منورہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہمارے خط نمبر ۱۰۰۹/۳/۴۰۳ مکتوبہ بتاریخ ۲۶ صفر ۱۴۰۳ھ کے جواب میں جناب رئیس عام شعبہ تحقیق وافتاء و دعوت وارشاد کا خط نمبر ۱/۲/۳۰۶/۵ مکتوبہ بتاریخ ۷ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۳ھ موصول ہوا ہم نے اپنے خط میں جمعیتہ ڈونکاسٹر کے صدر اور جمعیتہ الدعوۃ الاسلامیۃ یورپ وبرطانیہ کے خطوط کا حوالہ دیا تھا جن میں احمد رضا خان بریلوی کے ترجمہ اور نعیم الدین مراد آبادی کی تفسیر اردو کی شدید مذمت کی گئی تھی۔ چونکہ اس ترجمہ وتفسیر میں شرک و بدعت اور گمراہ کن افکار موجود ہیں

الشیخ عبد العزیز بن باز نے ہمارے اس خط کے جواب میں لکھا ہے کہ "ہمیں بھی مختلف اداروں کی طرف سے اس مترجم کے نمونے موصول ہوئے جن کی تحقیق سے یہ نتیجہ نکلا ہے کہ اس میں تحریفات اور جھوٹ بھرا پڑا ہے اور خود بریلوی گروہ کے عقائد میں سے یہ بھی ہے کہ "آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو "اول" و "آخر"، "ظاہر" و "باطن" کہنا درست ہے جو کہ شرک ہے۔ نیز ان کے بدعتی افکار اور باطل آراء ہیں جو کہ فوت شدہ حضرات انبیاؑ و اولیا سے مدد مانگنا۔ ان کی قبروں پر کھانا پیش کرنا، عرس منانا اور محافل منعقد کرنا اور شیخ محمد بن عبد الوہاب کو برا کہنا اور تیجے، چالیسویں گیارہویں کی رسمیں کرنا۔ اس بنا پر اس ترجمہ وتفسیر کو ملک بدر کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے

لہذا تمام متعلقہ اداروں کو یہ اطلاع کر دی جائے کہ جن مساجد میں اس کے نسخے ہیں یا کسی اور جگہ ہوں تو ان کو ضبط کر لیا جائے اور جلا دیا جائے۔

والسلام

منجانب : عبد الوھاب بن احمد عبد الواسع
وزیر امور حج و اوقاف

الشعار

United Arab Emirates
Ministry of Justice
Islamic Affairs and Endowments
Tel. : 827200
P. O Box 2272 - ABU DHABI

بسم الله الرحمن الرحيم

دولة الامارات العربية المتحدة
وزارة العدل والشئون الاسلامية والاوقاف
تلفون : ٨٢٣٢٠٠
ص.ب . ٢٢٧٢ ابوظبي

Ref No ___ ______

Date ......

مارة : ______ ___ . .

التاريخ :

الموافق :

تعميم دوري

تهيب وزارة العدل والشئون الاسلامية والاوقاف / الادارة العامة للمساجد بالسادة الوعاظ وخطباء المساجد بان تتضمن خطبة الجمعة الموافق ٢ جمادى الثانية ١٤٠٢ هـ الموافق ٢٦/٣/١٩٨٢ م توجيه عناية الاخوة المصلين نحو وجود ترجمة معاني القرآن الكريم باللغة الاوردية ترجمها احمد رضا خان البريلوي وعلى هامشها تفسير باللغة الاوردية لمحمد نعيم الدين مراد آبادي طبع شركة تاج المحدودة (تاج كمپني لمتد) لاهور باكستان وهي من دعاة الخرافة ومحرفي القرآن الكريم . مع وجود مخالفات جوهرية لهذه الترجمة طافحة بالشرك والبدع والآراء الباطلة كالاستغاثة بالانبياء والاولياء والتوسل بهم وانهم يعلمون الغيب . كذلك الدعوة الى اقامة الموائد للانبياء والصالحين وتقديم الاطعمة الى قبورهم .... الخ .

والامانة العامة لرابطة العالم الاسلامي تود لفت نظر المسلمين في العالم الى خطورة هذه الترجمة وما تشتمله من افكار بدع وخرافات وبدع وترجو من كافة المسلمين مراعاة حرق هذه النسخ حفاظا على كلام الله عز وجل من التحريف .

ونسأل الله ان يوفق الجميع الى ما فيه الخير .

محمد ... الله الغزي
وكيل الوزارة المساعد لشئون المساجد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

UNITED ARAB EMIRATES	دولة الإمارات العربية المتحدة
Ministry of Islamic Affairs & Awqaf	وزارة العدل والشئون الاسلامية والاوقاف
Tel 827200	تلفون ٨٢٧٢٠٠
P. O. Box 2272	ص . ب : ٢٢٧٢
Abu Dhabi	ابو ظبي

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الموافق ٢٦-٣-٨٢

متحدہ عرب امارات کی وزارت قانون، امور اسلامیہ اور اوقاف کی جانب سے
ائمہ مساجد اور واعظین کے نام ایک سرکولر

وزارت قانون و امور اسلامیہ اور اوقاف کی ، خطابہ بواسطۂ ائمہ مساجد تمام واعظین کرام اور خطبائے مساجد سے اپیل کرتی ہے کہ وہ بروز جمعہ بتاریخ ۲ جمادی الثانیہ سنہ ۱۴۰۲ھ مطابق ۲۶ مارچ ۱۹۸۲ء اپنے نماز جمعہ کے خطبوں میں نمازی بھائیوں کی توجہ قرآن مجید کے اس اردو ترجمہ (شائع کردہ تاج کمپنی لمیٹڈ لاہور) کی طرف مبذول کرائیں جو احمد رضا خان بریلوی نے کیا ہے، اور اس کے حاشیہ پر محمد نعیم الدین مرادآبادی کی اردو تفسیر بھی درج ہے۔ قرآن کریم کے اس نسخہ میں دعائے ختم قرآن اور سورتوں کی فہرست شامل نہیں۔ ان خلاف ورزیوں کے علاوہ یہ ترجمہ شرک و بدعت اور باطل افکار و خیالات جو بنیادی غلطیوں سے بھرا پڑا ہے۔ مثلاً انبیائے کرام اور اولیائے عظام سے مدد چاہنا، ان کی منت ماننا، ان کے عالم غیب ہونے کا عقیدہ رکھنا، ان کی قبروں پر کپڑا چڑھانا اور ان کے یوم ولادت کا جشن منانا وغیرہ وغیرہ۔ مزید براں رابطۂ عالم اسلامی کا سکریٹریٹ تمام مسلمانان عالم کی توجہ ان خرافات، شرک و بدعت اور بنیادی امور کی خطرناک ہونے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہے؛ جن پر یہ نسخہ قرآن مشتمل ہے۔ اور تمام مسلمانوں سے یہ امید کرتا ہے کہ وہ اس ترجمہ کے تمام نسخوں کو تلف کر دیں تاکہ کلام الٰہی ہر طرح کی تحریف سے پاک و محفوظ رہے۔

اللہ ہم سب کو نیک کاموں کی توفیق عطا فرمائے۔

محمد محمد عبداللہ النزی

اسسٹنٹ انڈر سکریٹری برائے امور مساجد
متحدہ عرب امارات

علاوہ ازیں صاحبزادہ خواجہ حافظ محمد حمید الدین صاحب سجادہ نشین آستانہ عالیہ سیال شریف نے عربی، اردو زبان میں تقریباً تیس چالیس صفحات پر اعلیٰ حضرت کے ترجمہ کی فضیلت بیان کی اور معترضین کی جانب سے عائد کردہ تمام شکوک و شبہات اور تعریض و اعتراضات کا مسکت جواب دیا اور یو۔ کے (U-K) سے ورلڈ اسلامک مشن کے قائد سید غلام السیدین صاحب چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ نے انگریزی زبان میں کنگ فہد فرمانروائے سعودی عرب کو ایک مفصل و مدلل احتجاجی مراسلہ ارسال کیا۔ مگر بفضلہ تعالیٰ آج تک کسی جانب سے ہمارے دلائل کا جواب نہیں دیا گیا۔ سب دم بخود ہیں۔

اس اہم موقعہ پر موجودہ داعیانِ اتحاد کا فرضِ منصبی تھا کہ وہ کنز الایمان پر پابندی کی مخالفت کرتے یا کم از کم اختلافی مسائل کا علمی تحقیقی انداز میں جائزہ لینے کا مشورہ دیتے۔ ان حضرات کا معنی خیز سکوت اس امر کا غماز ہے کہ اتحاد کا نعرہ کسی وقتی مفاد یا نفع عاجلہ کی خاطر بلند کیا جا رہا ہے۔ ہم اس سوءِ ظن کی معافی چاہتے ہیں اور اتحادِ ملت کے لئے دعوت دینے والوں سے گزارش کرتے ہیں کہ وہ ان اختلافی مسائل کا کامل یک سوئی، ژرف نگاہی اور دل سوزی کے ساتھ مطالعہ کریں، اور کوئی مستقل، پائدار اور جامع و مانع فارمولا تیار کریں۔

صلوٰۃ و سلام پر پابندی اور سلسلۂ عقوبت و سزا

اندرونِ ملک صلوٰۃ و سلام پر اختلافات، مناظرات اور باہم آویزش سے ہر شخص آگاہ ہے تاہم اس کا حل یہ نکالا گیا کہ مخالف عقیدہ رکھنے والوں نے اپنی مساجد میں پابندی لگا دی، اذان سے پہلے اور بعد صلوٰۃ و سلام کو روک دیا اور محافلِ میلاد کے انعقاد پر پہرے بٹھا دیئے۔ مگر حامیانِ صلوٰۃ و سلام و محافلِ میلاد اپنے زیرِ اہتمام مساجد و مراکزِ دینی میں یہ تقریبات منعقد کرتے رہے۔ متنازعہ فیہا مقامات پر سرکاری انتظامیہ نے کنٹرول قائم رکھا اور فریقین کو باہم الجھنے سے روک دیا۔

ضیائے حرم
ماہنامہ لاہور
تحریک
ختمِ نبوّت
نمبر
انا خاتم النبیین لا نبی بعدی
گنبدِ خضرا کے فیضِ نور سے کفر و باطل کے اندھیرے چھٹ گئے
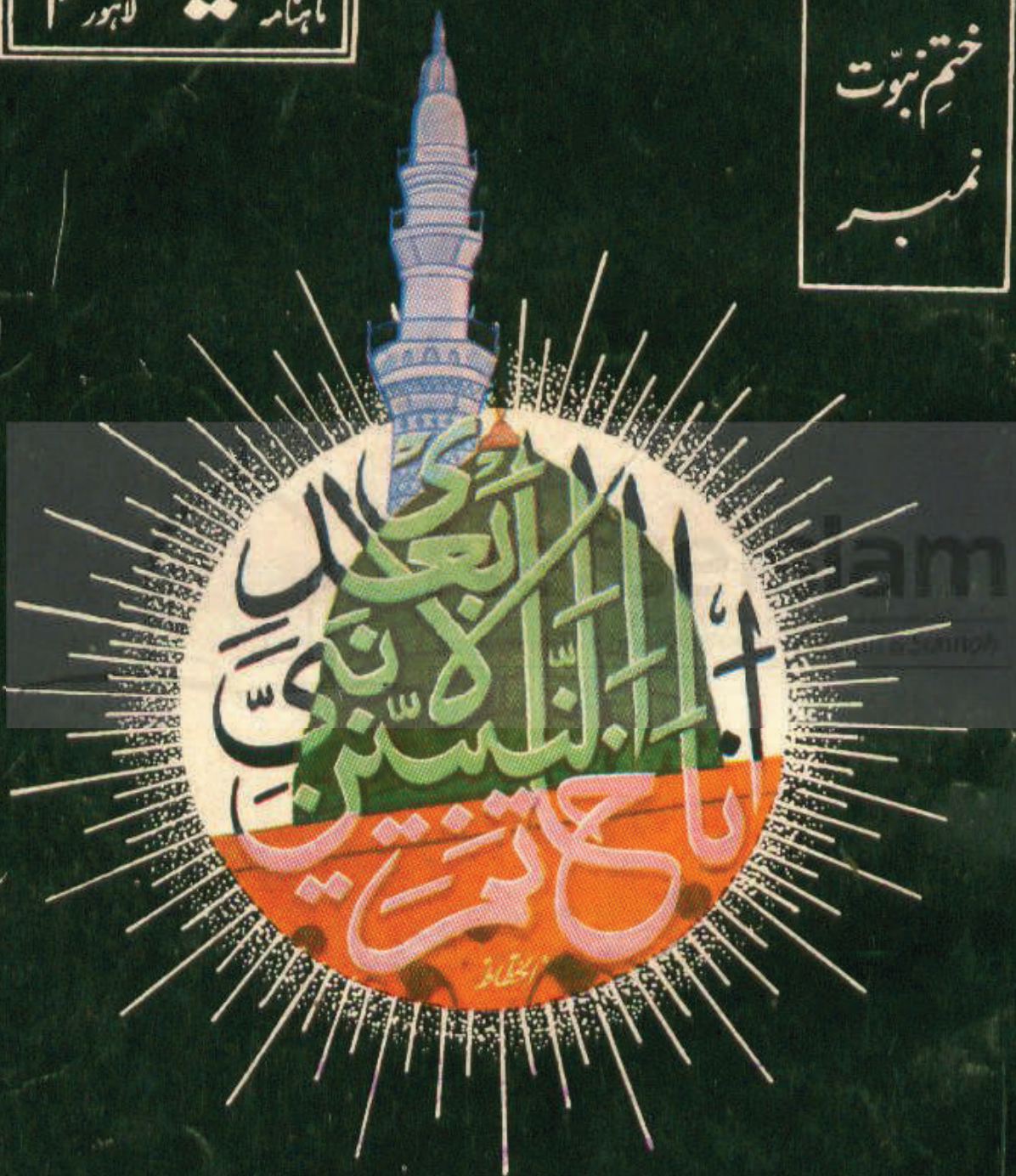
جلد ۵
شمارہ ۳
قیمت ۵۰-۲
سالانہ ۱۸ روپے

ماہنامہ ضیائے حرم لاہور

دسمبر ۱۹۷۴ء
ذیقعد ۹۴ھ

تحریکِ ختمِ نبوّت نمبر

مدیرِ اعلیٰ: پیر محمد کرم شاہ ایم اے آنرز (الازہر) سجادہ نشین بھیرہ شریف
مدیر معاون: ابو زاہد نظامی

ناظمانِ اشاعت
ایم غلام مرتضےٰ، محمد سعید اسعد
تزئین: اقبال اختر

بیرونی ممالک سے بذریعہ ہوائی ڈاک

سعودی عرب فی پرچہ ۲/۱ ریال سالانہ ۱۲ ریال قطر ۲/۱ ریال سالانہ ۱۵ ریال
کویت ۱۰۰ فلس سالانہ ۰۰۰ فلس، دبئی ۲/۱ ریال سالانہ ۱۲ ریال
انگلستان ۲۰ نئے پنس

انگلستان آفس: صوفی محمد اکرم، ۴۰ اگرین سٹریٹ ہائی وکمب انگلینڈ

دفاتر: کاشانۂ نظامی رضوی سٹریٹ فلیمنگ روڈ، لاہور
دار العلوم قمر الاسلام سلیمانیہ پنجاب کالونی کراچی ○ شاہ امیر ٹریڈرز کوٹلی بہرام سیالکوٹ ۳ فون: ۳۵۱۴

خط وکتابت اور ترسیلِ زر کا پتہ

مینجر: ضیائے حرم بھیرہ شریف ضلع سرگودھا فون: ۱۴ (میانی)

اس شمارے میں

اداریہ

سترِ دلبراں — پیر محمد کرم شاہ — ۵

انٹرویو

مولانا شاہ احمد نورانی — ابوزاہد نظامی — ۲۱

قومی اسمبلی میں

قادیانیت پر آخری ضرب ۔ شاہ فرید الحق — ۲۹

اسوۂ صدیقی

صدیقِ اکبر اور مسیلمہ کا استیصال ۔ عابد نظامی — ۳۷

صوفیۂ عظام کی خدمات

ردِّ مرزائیت اور صوفیہ ۔ محمد صادق قصوری — ۴۱
خواجہ غلام فرید اور مرزائیت ۔ قاضی محمد غوث — ۴۹
پیر مہر علی شاہ گولڑوی ۔ محمد عبدالحکیم شرف — ۵۳
ختمِ نبوت اور پیرانِ تونسہ شریف ۔ غلام محمد نظامی — ۵۶
راولپنڈی مشائخ کانفرنس ۔ ابوزاہد نظامی — ۵۸

علمائے کرام کی خدمات

ردِّ مرزائیت اور علمائے کرام ۔ تابش قصوری — ۶۳
تحریکِ ختمِ نبوت کے تین مجاہد ۔ تابش قصوری — ۷۳
مولانا نواب الدین شکوہی کی خدمات ۔ حافظ مظہر الدین — ۷۹
تحریکِ ختمِ نبوت ۵۳ء کی کہانی ۔ مولانا عبدالستار نیازی — ۸۵
قادیانیت علمائے ازہر کی نظر میں ۔ محمود احمد غازی — ۹۳

مشاہیرِ اسلام کی خدمات

علامہ اقبال اور ختمِ نبوت ۔ عابد نظامی — ۹۷
قادیانیت اور مولانا ظفر علی خاں ۔ خالد بزمی — ۱۰۶

جمعیت علمائے پاکستان

تحریک میں جمعیت کا کردار ۔ صادق قصوری — ۱۱۷

نوجوانانِ اسلام

انجمن طلبائے اسلام کی خدمات ۔ ہدایت اللہ مجاہد — ۱۲۷
تحریکِ "الفتح" کی خدمات ۔ حافظ خدا بخش — ۱۲۹

جادۂ ہدایت

قادیانیوں کو دعوتِ اسلام ۔ غلام رسول سعیدی — ۱۳۲

پیر محمد کرم شاہ ایم اے (الازہر) نے نتار آرٹ پریس لاہور سے باہتمام شیخ علی حسین چھپوا کر دفتر ضیائے حرم بھیرہ (ضلع سرگودھا) سے شائع کیا ۔

انٹرویو : ابوزاہد نظامی

مولانا شاہ احمد نورانی

کی تحریک ختم نبوت شروع ہوئی تو میں اُس وقت سکول میں پڑھتا تھا، شاید نویں یا دسویں میں۔ مجھے یاد ہے تحریک شروع ہونے کے بعد میرا دھیان کتابوں کے بجائے تحریک کی طرف ہو گیا تھا۔ اُن دنوں مسجد وزیر خاں اور دہلی دروازے کے باہر میدان میں تقریباً ہر روز جلسے ہوتے تھے۔ اکابر دھواں دھار تقریریں کرتے اور بعد میں زور شور سے جلوس نکالے جاتے۔ ان جلسے جلوسوں میں شرکت میرا معمول بن گیا تھا۔ لاہور کے علاوہ دوسرے شہروں میں بھی تحریک زوروں پر تھی۔ اخبارات سے معلوم ہوتا تھا جیسے پُورا ملک مرزائیوں کو اقلیت قرار دلانے کے لیے اُٹھ کھڑا ہوا ہے۔

مولانا شاہ احمد نورانی کا نام پہلے پہل میں نے اُسی زمانے میں سُنا۔ وہ کراچی میں تحریک کے لیے بڑی سرگرمی سے کام کر رہے تھے۔ پھر بعد میں جب منیر رپورٹ شائع ہوئی تو اس میں بھی اُن کا نام نظر سے گزرا۔

اس کے بعد ایک عرصہ گزر گیا۔ نورانی میاں کا نام کبھی سُننے میں نہ آیا۔ ۱۹۷۰ء کے انتخابات سے کچھ عرصہ قبل وہ اچانک ایک بار پھر اخبارات کے ذریعے سامنے آئے اور الیکشن کے بعد تو دیکھتے ہی دیکھتے ہر طرف چھا گئے۔ ۱۹۵۴ء سے ۱۹۶۸ء تک وہ کہاں رہے؟ میرے اس سوال کے جواب میں نورانی میاں نے بتایا کہ اس دوران میں وہ تبلیغی مشن کے سلسلے میں مُلک سے باہر رہے ہیں۔ یورپ، امریکہ اور افریقہ وغیرہ کے مُلکوں میں شاید ہی کوئی مقام ایسا ہو گا جہاں وہ نہ پہنچے ہوں اور اسلام کی دعوت نہ پہنچائی ہو۔ بعض مقامات پر قادیانیوں سے اُن کی مڈبھیڑ بھی ہُوئی۔ مثلاً نیروبی۔ دارالسلام، ماریشس اور لاطینی امریکہ میں سرینام۔ برٹش۔ گیانا اور ٹرینی ڈاڈ میں انہوں نے بڑے کامیاب مناظرے کیے اور وہاں مرزائیوں کا ناطقہ بند کر دیا۔ ان مناظروں کے نتیجے میں تقریباً چھ سو سے زیادہ مرزائیوں نے توبہ کی اور از سرِ نو حلقۂ اسلام میں داخل ہُوئے۔

اس دوران میں انہوں نے قادیانیت سے متعلق انگریزی زبان میں ایک ضخیم کتاب بھی لکھی جس میں ایک سو سے زیادہ آیات قرآنی اور تین سو سے زیادہ احادیث

تجربات سے ہم نے اس دفعہ فائدہ اٹھایا اور پوری کوشش کی کہ تحریک کسی موڑ پر بھی تشدّد سے ہم کنار نہ ہو۔ ہر چند اس میں کچھ لوگ ایسے گھس آئے تھے جو تحریک کو تشدّد کا رنگ دینا چاہتے تھے، مگر ہم نے انہیں کامیاب نہیں ہونے دیا۔ اصل میں ہم نے شروع ہی میں یہ طے کر لیا تھا کہ تحریک کو منظّم طریقے پر چلائیں گے اور تشدّد پسندوں کے ہاتھوں میں تحریک کی باگ ڈور نہ دیں گے۔ بعض لوگوں نے اس تحریک سے سیاسی فوائد بھی حاصل کرنے چاہے جو انتہائی گھٹیا بات تھی۔ ہم نے عقیدۂ ختمِ نبوّت کو ہمیشہ اپنے دین، ایمان اور نجات کا مسئلہ سمجھا۔ میں نے بھٹو صاحب کو صاف کہہ دیا تھا کہ اس مسئلے میں سیاسی فوائد کے پہلوؤں پر مت سوچیں۔ یہ خالص دینی مسئلہ ہے، اسے خالص دینی جذبے ہی سے حل کرنا چاہیے۔"

گفتگو کی کڑیاں ۱۹۷۴ء کی تحریک سے ملنے لگیں تھیں۔ میں نے پوچھا: "یہ بتایئے کہ ۲۵ مئی کو ربوہ ریلوے اسٹیشن پر جو حادثہ ہوا تھا، اُسے سُن کر آپ کے تاثرات کیا تھے؟"

"میرے تاثرات!" نورانی میاں بولے: "یہی تھے کہ مرزائیوں نے مسلمانوں کو چیلنج کیا ہے۔ وہ مسلمانوں کو آزمانا چاہتے ہیں کہ ان کی غیرت و حمیّت مرچکی ہے یا بیدار ہے۔"

عرض کیا:

"اس واقعہ کے چند روز بعد جب وزیرِ اعظم بھٹو نے یہ تقریر کی تھی کہ قادیانیوں کا مسئلہ قومی اسمبلی کے ذریعے حل ہوگا، تو اس کے بعد اسمبلی کی سطح پر اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے آپ نے کیا اقدامات کیے؟"

فرمایا: "اس سال اپریل میں مَیں ورلڈ اسلامک مشن کانفرنس میں شرکت کے لیے لندن گیا۔ ان دنوں مکّہ معظّمہ میں رابطۂ عالم اسلامی کا اجلاس ہو رہا تھا۔ ورلڈ اسلامک مشن کانفرنس کی وجہ سے میں اس وقت مکّہ معظّمہ نہیں جا سکا۔ لندن سے فارغ ہو کر میں مکّہ معظّمہ حاضر ہوا۔ حاضری کا ایک بڑا مقصد یہی تھا کہ وہاں سے رابطۂ عالم اسلامی کی وہ قرارداد حاصل کر لوں جو انہوں نے قادیانیوں کے بارے میں متفقہ طور پر منظور کی تھی۔ مَیں ۲۶ مئی کو یہ قرارداد لے کر پاکستان پہنچا، تو قادیانیوں کا مسئلہ شروع ہو چکا تھا۔ ہم نے سب سے پہلے یہ کام کیا کہ رابطۂ عالم اسلامی کی قرارداد کی روشنی میں قومی اسمبلی کے لیے قرارداد مرتّب کی جس میں حزبِ اختلاف کی تمام جماعتوں کا مشورہ شامل تھا۔ یہی قرارداد ہم نے ۳۰ جون کو اسمبلی میں پیش کی جس پر ۳۷ ارکان کے دستخط تھے۔

دوسرا کام اسمبلی میں ہم نے یہ کیا کہ قادیانیت سے متعلق جس قدر لٹریچر بھی دستیاب ہو سکا وہ ہم نے اسمبلی کے ممبروں میں تقسیم کیا، اس کے علاوہ ہم نے ممبروں سے ذاتی رابطے بھی قائم کیے اور ختمِ نبوّت کے مسئلے پر انہیں آگاہ کیا۔"

"کیا اسمبلی میں ایسے لوگ بھی موجود تھے جو اُمّت کے اس متفقہ مسئلے کے بارے میں مداہنت سے کام لیتے ہوں؟"

"لیتے تھے، لیکن جن لوگوں کے بارے میں ہمیں یقین تھا کہ وہ قادیانی لابی سے متاثر ہیں یا ربوہ کے زیرِ اثر ہیں، اُن سے ہم نے رابطہ قائم نہیں کیا۔ کوشش یہی کی کہ جن کا تعلق مرزائیت سے نہیں ہے اُن کو ختمِ نبوّت کی اہمیت سمجھا دی جائے۔ قادیانی بھی اس دوران میں اپنا کام کرتے رہے۔ اور مسلمان ممبروں کے ذہن میں شکوک و شبہات پیدا کرتے رہے۔ چنانچہ ایک رُکن اسمبلی نے مجھ سے کہا کہ مرزا ناصر کہتا ہے کہ جب کوئی مسلمان فنا فی الرسول کے جذبے سے سرشار ہو کر مقامِ صدیقیت پر فائز ہو جاتا ہے، تو اس کے لیے نبوّت کی کھڑکی کھل جاتی ہے۔ مَیں نے یہ بات سن کر اس ممبر سے کہا کہ مرزا ناصر